بننا تقدیر کا تدبیر سے

آج کا کالم لکھنے سے قبل یہ وضاحت کرتا چلوں کہ وزارت اور سیاسی مصروفیات میں لکھنے کے لیے وقت نکالنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن سرکاری شخص کی اپنی ذات ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اٹھنا بیٹھنا اور تمام مصروفیات عوام کے لیے ہو جاتے ہیں۔ میں بھی اپنی مصروفیات میں اپنے عوام کو شامل کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لیے میں نے یہ آسانی نکال لی ہے کہ مسلسل پروگراموں میں تقاریر کرنا ہوتی ہیں، ایک آدھ تقریر کو ضبط تحریر میں لا کر عوام کو اخبار کے ذریعے اس میں شریک کر لیتا ہوں۔ اس طرح تحریریں بھی ہو جاتی ہیں۔

آج کی تحریر بھی دراصل سٹیٹ بینک آف پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتاب کی افتتاحی تقریب سے اظہار خیال پر مبنی ہے جو پشاور کے پنج ستارے ہوٹل میں ہوئی۔ اس پروگرام میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب عشرت حسین مہمان خصوصی تھے۔ انھوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے سود سے متعلق فیصلہ کے بعد سٹیٹ بینک نے اسلامی بینک کاری پر اخلاص کے ساتھ توجہ دی اور سٹیٹ بینک کے انتہائی قابل رکن محمد ایوب نے بڑی محنت اور مہارت کے ساتھ Islamic Banking : Theory &Practice کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی، جس کی رونمائی کے لیے بقول ان کے پشاور کو اس لیے منتخب کیا گیا کہ یہاں پر متحدہ مجلس عمل کی حکومت اخلاص کے ساتھ اسلامی بینکاری نظام متعارف کرنا چاہتی ہے۔

میں ایم ایم اے حکومت کے لیے نیک جذبات اور خواہشات رکھنے پر سٹیٹ بینک کے گورنر صاحب کا مشکور ہوں۔ میں کوئی ماہر معاشیات نہیں اور اس میدان میں مکمل طور پر اپنے آپ کو نووارد سمجھتا ہوں، لیکن گذشتہ 56 برس سے ملک میں جو فیصلے ہوتے رہے ہیں ان کے نتائج کو محسوس کرتا ہوں، اور اس احساس کے لیے کوئی بہت بڑا ماہر فن ہونا ضروری نہیں۔ آج میرے دفتر میں ستر اسی افراد کے ہجوم کو چیرتی ہوئی ایک معمر خاتون دھاڑیں مار مار کر روتی ہوئی آئیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کے شوہر نے بینک سے قرضہ لیا تھا، وہ فوت ہو چکے ہیں اور اب بینک والے بیوہ خاتون سے ان کا گھر ضبط کر کے ان کو نکال رہے ہیں۔

کل اور آج میری سرکاری رہائش گاہ میں قوانین کو اسلامی بنانے کے لیے حکومت کے قائم کردہ شریعت کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے اور دیر سے ایک خاتون کا ٹیلی فون آیا کہ ان کے شوہر نے بہت عرصہ پہلے بینک سے قرض لیا تھا۔ وہ دل کے مریض تھے۔ اب بینک والے سود سمیت قرض مانگ رہے ہیں اور ہمارے پاس صرف اپنی رہائش گاہ ہے، جسے دے کر اپنی جان چھڑا سکتے ہیں۔ خاتون نے کہا کہ میں نے اپنی بات حاکم تک پہنچا دی ہے۔ اب قیامت کے روز خدا کو جواب آپ دیں گے۔

یہ اور اس طرح کے مسائل ہمارے معاشرہ کے ہزاروں اور لاکھوں افراد کو درپیش ہیں۔ دوسری طرف کل ایک بریفنگ میں سیکریٹری خزانہ نے بتایا کہ صوبہ سرحد میں فی کس آمدنی 17 روپے ماہانہ ہے۔ ایسے میں مسائل کیسے حل ہوں گے اور نظام کو کیسے بہتر کیا جائے گا۔ ہم ہرگز جذباتی نہیں۔ کھوپڑی میں دماغ رکھتے ہیں اور بازو میں طاقت، اس بہت بڑے بحران کو ہم نے چیلنج سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں بینکاری نظام نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اسلام تو بینک ہی بینک ہے۔ ہم تو تمام اعمال اس بنیاد پر کرتے ہیں کہ ان کو خدا کے ہاں اجر کی امید پر جمع کرتے ہیں اور اس سے سات گنا اور اس سے بھی زیادہ کی امید رکھتے ہیں۔

لیکن ہم اپنے کام میں تدریج قائم رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو کام کرنا چاہتا ہے "کن" کہہ کر سکتا ہے، لیکن زمین و آسمان بنانے کے لیے انہوں نے چھ دن لیے، اس میں ہمارے لیے تدریج کا سبق ہے۔ ہم صلاحیتوں کی کمی کی وجہ سے ایسا تجربہ نہیں کرنا چاہتے ہیں، جو ناکام ہو جائے۔ ہم اپنی ناتجربہ کاری کو دین کی بدنامی کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتے۔ اللہ نے فرمایا: "جو میرے رستہ میں جدوجہد کرتا ہے، میں اس کو رستہ دیتا ہوں"۔ ہم نے بھی جدوجہد کا رستہ

اظہارِ خیال

سراج الحق (سینئر وزیر صوبہ سرحد)

اپنا لیا ہے، اللہ ہمیں رستہ دے گا۔ سود کا خاتمہ ہمارے منشور کا حصہ تھا سٹیٹ بینک نے پشاور کو کتاب کی رونمائی کے لیے چن کر ایک نوید سنائی ہے۔

اکیلے ہی چلا تھا میں جانب منزل
لوگ آتے رہے اور کارواں بنتا رہا

ان شاءاللہ ان ماہرین کی مدد سے ہم صوبہ سرحد کو دنیا کے سامنے ماڈل کے طور پر پیش کر کے دکھائیں گے۔ ہمارا بال بال قرضوں میں جکڑا ہوا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قرضدار کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے، فرمایا کہ فوت ہونے والے شخص کے بیوی بچوں کی کفالت میں کروں گا۔ جس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ غریبوں کے بیوی بچوں کی کفالت کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

میں نے گورنر سٹیٹ بینک سے فون پر بات کی تھی کہ آج کے دور میں جنگیں ٹینکوں، جہازوں اور بموں سے نہیں جیت سکتے، بلکہ اصل جنگیں معیشت کے میدان میں لڑی جاتی ہیں۔ سویت یونین معاشی کمزوری کی وجہ سے دنیا سے مٹ گیا، ورنہ اس کے ساتھ اسلحہ اور ایٹم بموں کی کوئی کمی نہیں تھی۔ دیوار برلن کی مسماری کا سبب بھی معاشی کمزوری تھی۔ آج کے دور میں قومیں قوموں کو معاشی بنیاد پر ڈیکٹیٹ کرتی ہیں اور معاشی کمزوری قوموں کے ہاتھوں کی زنجیر بنتی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اللہ پر توکل، اپنی صلاحیتوں پر اعتماد اور مکہ مدینہ کی جانب رُخ کر کے سفر کا آغاز کریں۔ اللہ نے زم زم کے حامل ملک کو دنیا کی ہر نعمت سے نوازا ہے، حالانکہ وہاں پر کچھ بھی نہیں۔ ابھی چند دن قبل اللہ نے ہمیں کرک میں تیل اور گیس سے نوازا ہے۔ یہ اللہ کا خصوصی فضل ہے۔ اللہ پہلے آزماتا ہے، پھر نوازتا ہے۔

اسلامی معاشیات کے میدان میں محمد ایوب صاحب کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اس میدان میں مولانا مودودیؒ، علامہ نجات اللہ صدیقی، محمود احمد غازی، مولانا گوہر رحمان، اور مولانا تقی عثمانی صاحب نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ لیکن یہ میدان بہت وسیع اور بہت کھلا ہے اختتام صوبہ سرحد کے بہت بڑے شاعر حافظ الپوری کے اس شعر سے کرتا ہوں

پہ تدبیر چہ دے دچھت سورے پٹ نہ کو
دا بہ تقدیر وی چہ بہ دغہ چھت راساہی

(چھت میں ہونے والے سوراخ کے بند کرنے کی اگر تدبیر نہ کی تو پھر یہ تمہاری تقدیر ہوگی کہ تمہاری چھت ٹپک کر رہے گی۔) ☆

Society & Social Problems

نوائے وقت 30 جون

منشیات کے عالمی دن پر واک

ہوا کے دوش پر

محمد مصدق

منشیات کے خاتمے اور روک تھام کے لئے اینٹی نارکو ٹکس فورس اہم کردار ادا کر رہی ہے '26 جون کو پاکستان بھر میں انسداد منشیات کا عالمی دن منایا گیا۔ اس موقع پر باغ جناح سے اسمبلی ہال تک ایک واک کا اہتمام کیا گیا جس کے مہمان خصوصی گورنر پنجاب تھے 'زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے کے علاوہ اداکار محمد علی نے اس واک میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ محمد علی نے بتایا "اگرچہ ڈاکٹروں نے مجھے آرام کا مشورہ دیا ہوا ہے لیکن اس واک کا مقصد اتنا اہم ہے کہ میں ڈاکٹر کی ہدایات کو نظرانداز کر کے اس میں شریک ہوا ہوں۔ میری ذاتی خواہش ہے کہ پاکستان منشیات سے پاک ملک بن جائے"۔

گورنر پنجاب نے اسمبلی ہال کے باہر واک کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا "پاکستان میں منشیات کو کنٹرول کیا جارہاہے۔ بہت سے اقدام کئے جا رہے ہیں جن سے منشیات میں کمی ہو رہی ہے اور مستقبل قریب میں پاکستان سے منشیات کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ عوام الناس میں اس موذی نشے کے بارے میں شعور پیدا کرنے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اینٹی نارکو ٹکس فورس اپنی ذمہ داری محسوس کر کے دن رات کام کر رہی ہے"۔

واک کا اہتمام کیونکہ اینٹی نارکو ٹکس فورس نے کیا تھا اس لئے بعد میں ادارے کے سربراہ بریگیڈئر اشفاق سے بات چیت ہوئی تو انہوں نے انکشاف کیا "بہت سے کلینک منشیات کے مریضوں کا استحصال کرنے میں مصروف ہیں۔ جو ادویات مہینے میں دو تین سو کی استعمال ہوتی ہیں وہ ادویات پرائیویٹ کلینک پچاس پچاس ہزار روپے ماہانہ لے کر ادا کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت نے قانون سازی کی ہے اور نئے قوانین بنائے ہیں جن کے نافذ ہونے سے عام لوگوں کو پرائیویٹ کلینکوں اور ڈاکٹروں کی لوٹ مار سے چھٹکارا مل جائے گا۔ نئے قوانین کے مطابق تمام پرائیویٹ کلینکوں اور منشیات کے مریضوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کی رجسٹریشن اینٹی نارکو ٹکس فورس کے پاس لازمی ہو گی۔ اس طرح سے ہم ان پر چیک رکھ سکیں گے اور عوام کا استحصال ختم کرنے میں اپنا کردار مؤثر طور پر ادا کر سکیں گے۔ چند روز پہلے ہم نے الحمراء آرٹس کونسل کے ہال نمبر 2 میں 35 سو سے زیادہ این جی اوز کا ایک کنونشن منعقد کیا تھا۔ پہلے ہمارے نیٹ ورک میں پنجاب کی سطح پر سو این جی اوز تھیں لیکن اسی سال جنوری میں ہم نے فیصلہ کیا کہ پنجاب بھر میں انسداد منشیات کی مہم کامیابی سے چلانے اور عوام الناس میں شعور پیدا کرنے کے لئے این جی اوز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ جون تک ہم نے تین سو اٹھارہ این جی اوز کا نیٹ ورک قائم کر دیا۔ اب ان این جی اوز کو مشن دیا گیا ہے کہ وہ پنجاب بھر سے منشیات کا خاتمہ کرنے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔ چند سرکاری ہسپتالوں میں منشیات کے مریضوں کے لئے خصوصی وارڈ قائم کئے گئے ہیں لیکن جب جائزہ لیا گیا تو ان وارڈوں میں مریضوں کی تعداد کم تھی چنانچہ پورا جائزہ لینے کے بعد لاہور' ڈسکہ' گوجرانوالہ' بہاولپور اور چند دوسرے شہروں میں قائم منشیات کے خصوصی وارڈ اب بہتر پرفارمنس دیں گے۔ یہاں مریضوں کی مانیٹرنگ کا خصوصی انتظام کیا جارہا ہے تاکہ بیمار مریضوں کی تعداد میں کمی ہو سکے اور منشیات کے مریض جلد از جلد صحت یاب ہو کر معاشرے میں ایک نارمل انسان کی طرح اپنے فرائض انجام دے سکیں۔ منشیات کے خصوصی دن کے حوالے سے ریس کورس پارک میں موسیقی کا خصوصی پروگرام بھی رکھا گیا جس میں تیس ہزار سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔ مختلف سٹیج ڈراموں کے ذریعہ بھی عوام میں منشیات کے خلاف نفرت پیدا کی جارہی ہے۔ ہمارا نعرہ ہے کہ منشیات سے انکار' زندگی سے پیار۔ ویسے آخر میں ایک دلچسپ حقیقت بتا دوں کہ بہت سے ادارے لیٹر پیڈ کی حد تک منشیات کے خلاف کام کر رہے تھے ہم نے مکمل جائزہ لینے کے بعد ایسی دس تنظیموں کو بند کر دیا ہے۔